احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۲۱ | منگل ۔ ۲۲ شعبان ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۴۔ صلح ۱۳۷۴ھش ۲۴۔ جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے

شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتا ہے اور آخرت سے محروم' جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے۔ اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سوا اوروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔ میرے ساتھ فلاں نے احسان کیا۔ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) رب یعنی پرورش کنندہ وہی ہے اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی حتیٰ کہ جو ماں باپ بچے پر رحمت کرتے ہیں دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں اور بادشاہ جو رعایا سے انصاف کرتا ہے اور اس کی پرورش کرتا ہے۔ وہ سب بھی اصل میں خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتوں سے اللہ تعالیٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں۔ سب کی پرورشیں اسی کی ہی پرورشیں ہوتی ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۳۴۸ تا ۳۴۹)

ہماری بقاء کیلئے اتفاق ضروری ہے جس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جو متقی لوگ ہیں وہ فسادوں پر غالب آجایا کرتے ہیں۔ ان کا تقویٰ' ان کا انکسار بدیوں کو زائل کر دیتا ہے۔ اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو اتفاق کا نسخہ پیش فرمایا ہے اگر اس نسخے کو سامنے رکھیں تو ایک لمحہ بھی یہ لڑائی جاری نہیں رہ سکتی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں۔

"سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" اگر تم میرے ہو مجھ سے وابستہ ہو تو ایک کام کرو۔ بے شک اپنے آپ کو سچے سمجھو۔ لیکن تذلل جھوٹوں والا ہو۔ ایسے آدمی کی طرح زمین پر گر جاؤ اور انکساری دکھاؤ جیسے جھوٹے پر جب ثابت ہو جاتا ہے تو وہ جھکتا ہے اور معافیاں مانگتا ہے اور اپنے آپ کو کوستا ہے کہ مجھ سے کیا غلطی سرزد ہو گئی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنے آپ کو جھوٹا کہو کیونکہ سچے ہو کر اپنے آپ کو جھوٹا تو کہا نہیں جاسکتا۔ اس لئے سمجھتے رہو سچا۔ میں اس سے تمہیں نہیں روکتا۔ کوئی تو بیچ میں سے سچا ہو سکتا ہے۔ کیسی پاکیزہ نصیحت ہے۔ اس فقرے پر اس کی بناوٹ پر غور کر کے دیکھیں۔ اپنے اندر کتنا عظیم عرفان رکھتا ہے فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" جھوٹا نہ بنو۔ لیکن تذلل وہی ہو۔ گر جاؤ۔ انکساری دکھاؤ۔ کہو ہمارا ہی قصور ہے۔ ہمیں معاف کر دیں۔ یہ نسخہ استعمال نہیں کرتے اور جھوٹے بھی سچے بن رہے ہوں تو پھر کیسے اصلاح ہو؟ جب جھوٹے سچے بنتے ہوں کہ ہم اس کو نیچا دکھائیں گے تو دل ٹھنڈا ہو گا۔ ان کی آگ نہیں بجھتی۔ وہ آگ دوسرے سینوں کو بھی جلاتی ہے اور آگ اور نور میں ایک فرق ہے۔ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان پر غور کریں تو وہ نور ہے جس کی طرف بلایا جا رہا ہے آگ کی طرف نہیں بلایا جا رہا۔ حضرت موسیٰ آگ سمجھ کر گئے تھے تو ملا نور ہی تھا۔ اور نور ہی ہے جو زندگی بخشتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نور تھے۔ اور یہ نور

باقی صفحہ ۷ پر

اعلان نکاح و شادی

○ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت وصدر بورڈ الفضل کے صاحبزادے عزیز مکرم سید احمد رضوان صاحب کا نکاح مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۴ء بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم بشارت احمد صاحب اعوان مقیم انگلستان کی بیٹی عزیزہ مکرم شہزانہ اعوان سے ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔

مورخہ ۴۔ جنوری کو اسلام آباد میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مورخہ ۶۔ جنوری بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور ان کے خاندانوں کے لئے برکتوں اور فضلوں کا باعث بنائے۔

اسیران راہ مولا کیلئے درخواست دعا

○ میانوالی اور کوئٹہ کے اسیران راہ مولا عرصہ سے قید و بند میں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

ولادت

○ مکرم وحید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب آف جرمنی کو مورخہ ۱۰۔ دسمبر ۹۴ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے۔ جو مکرم محمد یعقوب صاحب وارنٹ آفیسر (ریٹائرڈ) ۳/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نبیلہ احمد" عطا فرمایا ہے۔ مکرم وحید احمد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کے بھتیجے ہیں۔

احباب سے بچی کے نیک و خادمہ دین اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۴- صلح ۱۳۷۴ ہش ۲۴- جنوری ۱۹۹۵ء

غریب اور امیر کا فرق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) فرماتے ہیں:-

"حق اللہ میں بھی امراء کو دقت پیش آتی ہے۔ اور تکبر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے۔ مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔ ان کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے۔ اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ "بیوت" تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں ان میں جانا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور اسی طرح حق العباد میں وہ خاص خاص خدمتوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ غریب احمدی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ پاؤں دبا سکتا ہے۔ پانی لا سکتا ہے۔ کپڑے دھو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو نجاست پھینکنے کا موقع ملے تو اس میں بھی اسے دریغ نہیں ہوتا۔ لیکن امراء ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں اور اس طرح پر اس سے بھی محروم رہتے ہیں۔ غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے"۔

اس ارشاد میں غریب اور امیر کے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنی چاہئے اور وہ یہ کہ غریب اور غریب دل دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو واقعی غریب ہے جس کے پاس وسائل کم ہیں دوسروں کی نسبت اس کے پاس ضروریات زندگی کم ہوتی ہیں۔ اور غریب دل جس کے پاس ہے تو سب کچھ لیکن وہ زندگی غریبوں کی طرح بسر کرتا ہے۔ اگرچہ اس کی آمد کے ذرائع بھی اچھے خاصے ہوتے ہیں اور اس کے پاس دولت بھی کافی ہوتی ہے لیکن وہ اپنی آمد کے ذرائع کو دوسروں کے لئے استعمال کرتا ہے اپنی دولت میں بھی معاشرے کے ان لوگوں کا حصہ سمجھتا ہے جن کے پاس بہت کچھ نہیں ہے۔ اور جو غریب کہلاتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک طرف تو امراء میں شامل ہیں اور دوسری طرف غرباء میں۔

غرباء میں اس طرح شامل ہوتا ہے کہ وہ ان کی مدد کرتا ہے وہ سچے دل سے یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسے دیا ہے وہ صرف اسی کے لئے نہیں بلکہ اس کے ارد گرد رہنے والے غریبوں کا بھی حصہ ہے۔ وہ بیواؤں کی مدد کرتا ہے۔ یتیموں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ معذور لوگوں کو ان کی زندگی صحیح طور پر بسر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور بہت سے ایسے کام کرتا ہے جو دراصل عام طور پر تو امراء نہیں کرتے لیکن جو غریب دل امراء ہیں وہ اسے اپنی زندگی کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔

ایسے امیر لوگ جن کا دل غریب ہو وہ ہر قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین رفقاء میں بہت سے ایسے اشخاص بھی تھے جو دنیاوی لحاظ سے خاصے امیر تھے۔ لیکن اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے خرچ کرتے تھے۔ وہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) کے لئے ہر قسم کی خدمت سرانجام دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔

پس اس ارشاد میں صرف اور صرف ایسے امیروں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں تکبر اور خود پسندی ہو۔ یہ نہیں کہا گیا کہ انسان زیادہ کمائے نہ زیادہ امیر نہ بنے اور اس کے پاس دولت نہ ہو۔ بلکہ جس بات کی نفی کی گئی ہے وہ تکبر اور خود پسندی ہے۔ اگر انسان کمائے بھی اور کمانے سے وہ امیر ہو جائے اور دولت مندوں میں سے گنا جائے لیکن اس میں تکبر اور خود پسندی نہ ہو تو وہ ویسا ہی غریب ہو گا جیسے غریب کی یہاں تعریف کی گئی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دل کے غریب بن جائیں۔ کمائیں اور اچھا کمائیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم ہر خدمت کے لئے تیار رہیں اور غرباء کی مدد کو اپنی زندگی کا ایک لازمہ بنا لیں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر۔

خدا دیتا ہے ہم لیتے ہیں جو جلتے ہیں جلنے دو
اُنہیں آنسو بہانے دو، کفِ افسوس ملنے دو
خدا کے فیض کا انکار ہم سے ہو نہیں سکتا
محبت کے حسیں جذبات میں ہم کو مچلنے دو

ابو الاقبال

نشانِ حقیقت کی آرزو

مُجھے دیکھ طالبِ منتظر مُجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے ترے ادّعائے نیاز میں

ترے دل میں میرا ظہُور ہے ترا سر ہی خود سرِ طُور ہے
تری آنکھ میں مرا نُور ہے مُجھے کون کہتا ہے دُور ہے؟

مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو، یہ تری نظر کا قصُور ہے

مُجھے دیکھ طالبِ منتظر مُجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مُجھے دیکھ رفعتِ کوہ میں مُجھے دیکھ پستیٔ کاہ میں
مُجھے دیکھ عجزِ فقیر میں مُجھے دیکھ شوکتِ شاہ میں
نہ دِکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

مُجھے دیکھ طالبِ منتظر مُجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مُجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو مُجھے دیکھ رُوئے نِگار میں
کبھی بُلبلوں کی صدا میں سُن کبھی دیکھ گُل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے میری ایک شان بہار میں

مُجھے دیکھ طالبِ منتظر مُجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

میرا نُور شکلِ ہلال میں مرا حُسن بدرِ کمال میں
کبھی دیکھ طرزِ جمال میں کبھی دیکھ شانِ جلال میں
رگِ جاں سے ہُوں مَیں قریب تر ترا دِل ہے کس کے خیال میں

مُجھے دیکھ طالبِ منتظر مُجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

درِّ عدن

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گریفائیٹس: روشنی سے سردرد، کان کی تکلیف، معدے کی ہوا، قبض کی دوائیں، رحم کا کینسر

سورائینم: سینگوں کا کینسر، بستر کی خارش، جوانوں کے سر کی سفیدی کا علاج

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام "ملاقات" میں مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء کو

ہومیو پیتھک کلاس میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۵۴

لندن: ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری ساری نیک دعائیں آپ کے لئے) نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک ادویہ کا ذکر فرمایا۔

گریفائٹس GRAPHITES دماغ میں شام کے وقت خاص طور پر گرم کمرے میں خون کا دوران دماغ کی طرف زیادہ ہو جائے تو گریفائٹس کے مریض کو اس سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر سر درد یکطرفہ ہوتا ہے۔ یعنی سر کے ایک طرف۔ زیادہ امکان یہ ہے کہ صبح اٹھے تو یکطرفہ سردرد ہو رہی ہو۔ گریفائٹس کے علاوہ جیل سیمیم بھی اس کی اچھی دوا ہے۔ اگر سونے کا وقت بدل جائے مثلاً یہ کہ رات ۹ بجے کی بجائے ایک بجے سوئے۔ اور صبح جلدی اٹھنے کی عادت ہو اور بہت دیر سے اٹھے تب بھی۔ وقت کی تبدیلی سے جو سر درد ہوتا ہے وہ گریفائٹس کے استعمال سے آناً فاناً دور ہو جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کو میں نے صبح کے درد میں استعمال نہیں کیا لیکن کتابوں میں لکھا ہے کہ فائدہ ہوتا ہے۔

سانپوں کے کاٹے میں فوٹو فوبیا ہو تو کوئی دوا گریفائٹس سے زیادہ موثر نہیں۔

سانپ کے ڈسنے کا علاج حضرت صاحب نے فرمایا اگر سانپ کے ڈسنے کے وقت حواس بحال رکھے جائیں تو جب سانپ ڈسے تو فوراً اس کو کھینچ کر، توڑ کر باہر پھینک دے۔ اس طرح کرنے سے سانپ کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس وقت تک اگر فوری عمل کیا جاسکے تو زہر جسم میں داخل نہیں ہوا ہوتا۔ سانپ پہلے دانت جسم میں پیوست کرتا ہے پھر اس کے دانتوں کے پیچھے واقع زہر کی تھیلیاں کھلتی ہیں اور زہر جسم میں داخل ہوتا ہے۔ دانت ٹوٹنے سے سانپ بے کار ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ڈس نہیں سکتا۔

گریفائٹس میں فوٹو فوبیا بہت ہوتا ہے۔ اس کا سردرد فوٹو فوبیا سے پہچانا جاتا ہے۔ یعنی ذرا سی روشنی سے سردرد کا بڑھ جانا۔ یہ درد اکثر ایک طرف بائیں یا دائیں ہوتا ہے۔ گدی میں بھی ہوتا ہے۔ روشنی سے سردرد نمایاں بھڑکتی ہے۔

گریفائٹس کا ایگزیما جسم کے مختلف حصوں پر یعنی کان کے پیچھے، سر کے اوپر، آنکھوں پر بھی ہوتا ہے اور کوئی دوا کام نہیں آتی۔ پلکوں کے اوپر ٹیومر بن جاتے ہیں۔ اوپر کا پردہ سخت Thick ہو کر بال جھڑنے لگتے ہیں۔ آنکھوں کا ایگزیما بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

کان کی تکلیف کان کے اخراجات اگر پرانے ہوں تو سریش کی سی چپچپاہٹ والا مادہ نکلتا ہے اس میں خاص بات یہ ہے کہ ہلکا سا خون ملا ہوتا ہے۔ روئی ڈال کر دیکھیں تو پتہ لگ جاتا ہے۔ اس میں بدبو بھی بہت ہے۔ تمام کاربنز میں بدبو بہت ہے۔

گریفائٹس اسی حد تک شفا دیتی ہے جس حد تک Nerves زندہ ہوں۔ اگر Nerves مرجائیں تو کوئی علاج نہیں۔

معدے کی ہوا اس میں بعض دفعہ ڈکار آنے سے آرام آتا ہے۔ بعض دفعہ نہیں آتا۔ یا کچھ عرصہ ڈکار سے ریلیف ملتا ہے۔ اس میں کاربو ویج اور گریفائٹس دونوں ہم مزاج ہیں۔

اگر جگر سخت ہو اور پھولا ہوا ہو تو عام ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو تو پتہ ہی نہیں چلتا۔ جگر کے مقام پر ہاتھ لگا کر دیکھیں تو سختی سی محسوس ہو گی اس میں گریفائٹس بہت موثر ہے۔ یہ اینٹی کینسرس بھی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض دفعہ مجھے ملنے والے ملاقاتی آئے اور معانقہ کیا تو پیٹ مجھے سخت لگا۔ میں نے اندازہ کر لیا کہ جگر سخت ہے۔ ان کو میں نے دوا دی۔

پیٹ میں کینسر کے لئے میں نے ایسے بعض مریضوں کو جو نسخہ دیا وہ یہ ہے۔

برائیونیا ۲۰۰

سلفر ۳۰

اور کارڈس

پیٹ کی ہواؤں میں بدبو۔ سب کاربنز میں بدبو ہے۔ چائنا میں ہوا ہے لیکن بدبو نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ پیٹ کی ہوا گلینڈز کی خشکی سے ہوتی ہے اس میں تعفن نہیں ہوتا۔ بعض ورمز Worms کے بیکٹریا سے ہوتی ہے ان میں بدبو ہوتی ہے۔ اس دوا کا اسی سے تعلق ہے۔

بواسیر کے موہکے جسمیں قبض بھی ہوگی۔ اس کی قبض میں بہت بڑا سٹول ہوتا ہے۔ مقعد کے نچلے حصے میں جمع ہوتا ہے۔ انتڑیوں میں نہیں۔ وہاں یہ پانی چوستا ہے اور خشک ہوتا جاتا ہے۔

اس کے سٹول کا برائیونیا سے مقابلہ یہ ہے کہ اس کی گٹھلیاں اس طرح ہوتی ہیں جیسے بکری کا سٹول ہو۔ اس وجہ سے پاخانہ کرتے ہوئے بہت تکلیف ہوتی ہے برائیونیا میں بھی یہی ہے مگر فرق یہ ہے کہ برائیونیا کا سٹول انتڑیوں میں رکا رہتا ہے۔ اس لئے بڑا سائز نہیں بنتا اور آخری حصے میں نرمی بھی ہوتی ہے جبکہ گریفائٹس کے سٹول میں نرمی نہیں ہوتی۔ گریفائٹس کے سٹول میں تکلیف سے اخراج کی وجہ سے موہکے بھی بن جاتے ہیں اور بلیڈنگ و خون کا اخراج بھی ہوتا ہے۔

قبض کی دوائیں قبض کی دواؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اس میں اوپیم اور ویریٹرم البم ہے۔ ویریٹرم البم جتنا اسہال میں نمایاں ہے اتنا ہی قبض میں نمایاں ہے۔ یہ سلیشیا میں بھی ہے اور گریفائٹس میں بھی۔ گریفائٹس کی قبض کی پہچان یہ ہے کہ قبض میں ضد ہو۔ ویریٹرم البم اس وقت دیں جب ساری دوائیاں ناکام ہو جائیں سلیشیا کی قبض میں بچہ بیٹھا زور لگاتا رہتا ہے۔ اسے احساس ہوتا ہے کہ کچھ ہے۔ سلیشیا کے بارے میں فرمایا میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ اس قبض میں مفید ہے جب ساری انتڑیوں میں چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں بن جائیں اور جسم کو کسی بیرونی جسم کا احساس ہو۔ تب سلیشیا کام کرتی ہے۔ کیونکہ سلیشیا کا عمل Foreign Body کے خلاف ہوتا ہے۔ ویریٹرم البم میں انتڑیوں کی عام خشکی کے نتیجے میں قبض ہوتی ہے۔ یہ جب بڑھ جائے اور انتڑیوں میں کریکس پڑ جائیں تو خون بھی جاری ہو جاتا ہے۔ تب جسم کا الٹا رد عمل ہوتا ہے۔ اور بہت پانی والے اسہال جاری ہو جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے قبض کی تعریف یہ بتائی کہ روزانہ اگر چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ اجابت نہ ہونے کا مطلب قبض ہے۔ لیکن اگر دو دن کے بعد اجابت ہو اور نرم ہو تو اس کا علاج پلسٹیلا ہے۔ دو دن اجابت نہ ہو اور جب ہو تو Pasty ہو۔

سلیشیا کی قبض میں معدے اور انتڑیوں میں چھوٹی پوٹنسی زیادہ موثر ہے۔ تاہم زیادہ گہری بیماریوں میں اونچی پوٹنسی مفید ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا تجربے سے پوٹنسی کی سمجھ آتی ہے۔ معدے اور انتڑیوں میں ۳۰ سے ۲۰۰ دی جائے اور اگر یہ ناکام رہے اور علامتیں اصرار کر رہی ہوں کہ یہی دوا ہے تو پھر اس کی اونچی طاقت میں دی جائے۔

گریفائٹس کی علامت حاجت کے وقت سخت درد ہوتا ہے۔ کیونکہ اندر تک سوکھا ہوتا ہے۔ اس کی ایک علامت یہ ہے کہ پیشاب بہنے لگتا ہے۔ لگتا ہے خود بخود بہہ رہا ہے۔ کمزوری سے بہتا ہے اس میں گریفائٹس فائدہ مند ہے۔

پیشاب ذرا سا بھی کھڑا ہو تو اس کے اوپر ایک جھلی سی بن جاتی ہے۔ سخت بدبو ہوتی ہے۔ یہ گریفائٹس کی علامت ہے۔

اس میں جنسی بیماریاں دونوں میں انتہا نہیں۔ مردوں عورتوں میں برابر کی علامات ہوں۔

سروائیکل Survical کینسر آجکل بہت عام ہے۔ برتھ کنٹرول کے بعض طریقوں سے بھی یہ کینسر ہو جاتا ہے جو بھی فطرت کے خلاف کارروائیاں ہیں ان کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے احتیاط بھی کرنی چاہئے۔

سروائیکل کینسر کی دوا کاربو اینی میلس ہے۔ سروائیکل کینسر میں جہاں اور دوائیں ناکام ہو جائیں وہاں یہ بہت مفید ہے۔ اس کے مینز لیٹ اور کم ہوتے ہیں۔ مختصر وقت کے لئے ہوتے ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

یہ تو معلوم تھا کہ کرنل محمد عطاء اللہ ایک کتاب Citizen of two worlds کے مصنف ہیں۔ لیکن ان سے پہلی ملاقات محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال کانو کی رہائش گاہ پر ہوئی کچھ اور دوست بھی موجود تھے۔ محترم کرنل صاحب نے نائیجیریا آنے کی غرض اور اس کام میں کامیابی کی جو منازل وہ طے کر چکے تھے۔ کے متعلق تفصیل سے بتایا۔ وہ حکومت نائیجیریا کے ساتھ مل کر بعض پراجیکٹس چلانا چاہتے تھے۔ ان کا ایک بیٹا شاہد بھی ان کے ساتھ تھا اور غالباً شاہد ہی نے جملہ کام سرانجام دیئے تھے۔ لیکن بہرحال رہنمائی تو کرنل محمد عطاء اللہ صاحب ہی کی ہوتی تھی۔ اس موقعہ پر انہوں نے کام کی رفتار کا ذکر کیا تو فرمانے لگے کہ حکومت نائیجیریا اگرچہ یہ پراجیکٹ جاری تو کرنا چاہتی ہے لیکن شائد اس کی اہمیت سے پوری طرح واقف نہیں۔ کیونکہ اگر ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں جانے تک تاخیر ہو جائے تو انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ چاہئے تو یہ کہ یہ پراجیکٹ جو ہمارے ساتھ مل کر حکومت نائیجیریا چلانا چاہتی ہے اس کی پوری نگرانی کرے اور مقامی سٹاف کو تیزی سے کام کرنے کی ہدایت دے لیکن لگتا ایسا ہے کہ حکومت اس کام کی اہمیت سے ناواقف ہے۔ ہو سکتا ہے آہستہ آہستہ ان پر یہ بات کھل جائے اور وہ پوری تیز رفتاری کے ساتھ اس پراجیکٹ کو مکمل کرنے میں اپنی کوششیں صرف کرے۔ پراجیکٹ کیا تھی یہ تو میں سمجھا نہیں اور شائد انہوں نے اس کی اس رنگ میں تفصیل بھی نہیں بتائی کہ کام کیا کرنا ہے لیکن مجھے یوں یاد پڑتا ہے کہ شائد اس کا کچھ تعلق انجنیئرنگ سے تھا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ میں یقین سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ پراجیکٹ کیا تھی اور کس طرح اسے پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا۔

یہ کرنل محمد عطاء اللہ صاحب ملٹری میں ڈاکٹر رہ چکے تھے کوہ پیمائی میں بھی نام پیدا کر چکے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کے خیالات بہت حد تک فلسفیانہ تھے۔ ان کی کتاب Citizen of two Worlds نیویارک میں ہارپر اینڈ بردرز نے شائع کی تھی۔ اور اس کتاب کا دیباچہ Lowell Thomos نے لکھا تھا۔ لاول تھامس نے اپنے دیباچے میں کہا:۔

"حال ہی میں جب ہم کیمپنگ کر رہے تھے اور اس کیمپنگ کا مقام کیلیفورنیا کے جنگل تھے۔ مجھے وہاں امریکی کوہ پیماؤں کی ٹیم کا ایک شخص ملا جس نے کے۔ ٹو سر کرنے کی کوشش کی تھی۔ کے۔ ٹو ہمالیہ کے مغربی حصے میں ہے۔ اس وقت ہارپر کی طرف سے مجھے ایک پیغام مل چکا تھا جس میں کہا گیا تھا۔ کہ میں کرنل عطاء اللہ کی سوانح عمری کا دیباچہ لکھوں۔ جس شخص کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ باب کریگ جو اسپین' کولو راڈو کے رہنے والے تھے۔ وہ کرنل عطاء اللہ کو زیادہ بہتر طور پر جانتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کام میں میری مدد کیجئے میری اس بات کے جواب میں باب کریگ نے کہا:

"جب بھی میں اس پاکستانی دوست کے متعلق سوچتا ہوں جو کئی پہلوؤں سے بڑے قابل تھے۔ ایسے لگتا ہے وہ میرے سامنے کھڑے ہیں اور مقام قراقرم کی چوٹیاں ہیں۔ ایک پارٹی نے رج تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کر لی تھی جو بیس ہزار فٹ کی بلندی پر تھی۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہم وہاں پہنچے اور ہمارے گروہ نے وسطی ایشیا کے شمال کی طرف دیکھا۔ یہ علاقہ ہمالیہ سے پرے ہے۔ کرنل عطاء اللہ نے کچھ برف اکٹھی کر کے گولا بنایا اور اسے پاکستان کی طرف نیچے پھینک دیا اور جونہی انہوں نے ایسا کیا انہوں نے بڑی سنجیدگی سے کہا "میں اس علاقے پر اپنا دعویٰ پیش کرتا ہوں اور یہ میرا دعویٰ پاکستان کے لئے ہے۔ (اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ علاقہ پاکستان کے نام پر لینا چاہتا ہوں) باب کریگ نے مزید کہا کہ اس میں کیا شک ہے کہ عطاء اللہ جانتے تھے اور اسی طرح ہم سب بھی جانتے تھے کہ شمال کا علاقہ چین۔ چینی اور روسی ترکستان کا حصہ تھا۔ لیکن اس پاکستانی کوہ پیماء نے جس طرح یہ بات کہی اس کا مطلب یہ تھا کہ اس علاقے پر کبھی بھی کسی نے نظر نہیں ڈالی یعنی ہم سے پہلے کسی نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے کیوں نہ ہم اس کو اپنے علاقے کے ساتھ شامل کر لیں۔ وہاں سخت سردی تھی اور ہوائیں بڑی تند و تیز۔ اور ایسا لگتا تھا کہ ان تمام کوہ پیماؤں کو ہوائیں وہاں سے اڑا کر دور پھینک دیں گی۔ لیکن کرنل جیسا کہ ہمیشہ بہت خوش و خرم تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ان کے تھکے ہوئے ساتھی کسی قدر ہنسنے کے موڈ میں آجائیں۔

حالیہ سالوں میں جبکہ میرا کام مجھے دنیا کے دور دراز علاقوں تک لے گیا ہے میں نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا ہے کہ پاکستان میں ایک دن یا کم از کم ایک شام قیام کروں اور قیام بھی اپنے ایک نہایت دلچسپ دوست کے ہاں کروں جو سارے ایشیا میں بلکہ دنیا کے کسی بھی حصے میں سب سے زیادہ دلچسپ ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے میرے بہت سے دورے دنیا کے مختلف علاقوں میں ہوئے اور یہ دورے متحرک فلموں کے لئے کئے گئے۔ اور ان کے متعلق کہا گیا کہ یہ بہت بڑی مہم جوئی (ایڈونچر) ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے کبھی اس بات کو پسند نہیں کیا کہ میں اپنے کاموں کو بڑا ایڈونچر کہوں۔ کیونکہ میرے لئے ساری زندگی ایک ایڈونچر ہے۔ اس سے بڑھ کر ایڈونچر کیا ہو گا کہ ایک ڈاکٹر کو ہم کام کرتے دیکھیں۔ یعنی ڈاکٹر کے کام سے بڑھ کر ایڈونچر کیا ہو گا۔ بیماریوں کو صحت میں بدلتا ہے۔ زندگیوں کو بچاتا ہے یا ایک کسان جو ہل چلاتا ہے اور فصلوں کو اگتا دیکھتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ایڈونچر کیا ہو گا یا ایک استاد جو بچوں کے ذہنوں کی طرف توجہ دیتا ہے اور انہیں بہتر سے بہتر بنتے دیکھتا ہے۔ یا ایک نوجوان جو کسی لڑکی کو اپنی محبت کا یقین دلا رہا ہے۔ یقیناً ہر شخص کا کام ایک بہت بڑا ایڈونچر ہے سوائے اس کے کہ آپ از خود اپنے آپ کو نباتاتی بنا دیں۔

کچھ بھی ہو جن پراجیکٹس پر میں کام کر رہا تھا ان کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ عام طرز گفتگو میں انہیں بہت بڑا ایڈونچر بھی کہا جا سکتا ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا اور ایسی جگہ جانا جہاں پہلے بہت کم لوگ گئے ہوں۔ اور ایسے کام کرنا جو شائد ہی کسی نے کئے ہوں۔ لیکن جہاں تک محمد عطاء اللہ جو پاکستانی ڈاکٹر ہے کوہ پیماء ہے اور فلاسفر ہے۔ کی زندگی کا تعلق ہے انہوں نے واقعی دونوں طرح سے ایڈونچر کی زندگی بسر کی ہے۔ ایک لمبے عرصے سے میں یہ امید کر رہا تھا کہ وہ اپنے اسفار کی کہانی لکھیں گے ان کے سفر سمرقند کی سنہری سڑک پر سفروں کی طرح ہیں۔ ہمیشہ میں کراچی میں رکا یا لاہور میں تاکہ میں عطاء اللہ سے ملوں۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ اس کے متعلق کچھ کریں۔ اب انہوں نے کچھ کر لیا ہے اور یہ کتنی شاندار چیز ہے۔ کرنل اور ان کی زندہ و تابندہ سوانح حیات کی صورت میں سامنے آگئی ہے۔ لیکن یہ ایک ایسے شخص کے دلچسپ تجربات تھے جس نے غیر معمولی زندگی بسر کی ہو' اس سے بھی زیادہ جذبات کو ابھارنے والی ہے۔ یہ ایک بہت اہم دستاویز ہے جو موجودہ مشکلات میں گھری ہوئی انسانی زندگی اور مذہبی جھگڑوں سے معمور مشکلات سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ محمد عطاء اللہ واقعی دو دنیاؤں کے شہری ہیں۔ ایک دفعہ پھر کپلنگ کی کہی ہوئی بات بالکل صحیح ثابت نہیں ہوتی ہے اور وہ یہ کہ دونوں حصے کبھی آپس میں نہیں ملیں گے۔ کیونکہ عطاء اللہ کی شخصیت میں مشرق اور مغرب دونوں آپس میں مل گئے ہیں اور ان سے ایک بہتر مستقبل کی امید پیدا ہوتی ہے۔ مستقبل بعید میں اگر ہم کبھی ان دنوں تک پہنچیں تو ہم دیکھیں گے کہ دنیا میں یک جہتی پیدا ہو چکی ہے لیکن میں جو کہ دنیا گھوما ہوں مجھے یوں لگتا ہے کہ یہ دنیا کی یک جہتی کبھی وجود میں نہیں آئے گی۔ بہرحال اگر کبھی آ ہی جائے تو ہم پر بہت سے محمد عطاء اللہ حکمرانی کر رہے ہوں گے۔ ابھی تک تو مجھے ایک ہی محمد عطاء اللہ ملا ہے اور وہ ایک پاکستانی ہے لاول تھامس کے دیباچے کا ایک حصہ درج کیا گیا ہے"

اور یہ ہیں وہ کرنل عطاء اللہ جن سے مکرم اور محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی رہائش گاہ پر دو تین ملاقاتیں ہوئی تھیں اور جن کی زبانی بہت سی باتیں سننے کا اتفاق ہوا۔ ہر بات ایک جوش اور جذبے کے ساتھ کہی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ سننے والوں کے دل پر ایسا اثر کرتی تھی کہ جی چاہے کہ فوراً کوہ پیمائی شروع کر دی جائے۔ عجیب بات ہے کہ یہ ڈاکٹر جو دوسروں کی زندگیاں بچانے میں مصروف رہتا تھا اور جو کوہ پیمائی جیسے مشکل کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنا کر خوش تھا وہ کسی کی غفلت سے رات کے وقت کمرے میں گیس کھلی رہنے کی وجہ سے صبح کے وقت جاگ نہ سکا اور اللہ کو پیارا ہو گیا۔

ان کے علاوہ اس تصویر میں جس کا ذکر مقصود ہے محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ہیں جو اپنی دعوت الی اللہ کے ابتدائی زمانہ میں بنگال میں تھے اور جب میں نے ان کے کام کی تفصیلات سنیں تو میرے دل میں ان کے لئے احترام کے اور محبت کے جذبات پیدا ہو گئے۔ نائیجیریا میں میں نے انہیں کام کرتے تو نہیں دیکھا لیکن مجھے اطلاعات ملتی رہیں۔ میں سیرالیون میں تھا اور وہ نائیجیریا میں انہوں نے میرے جاری کردہ "دی ٹروتھ" کی سلور جوبلی بھی منائی۔

شائد اس سے پہلے کی ایک بات کا ذکر بھی مفید اور دلچسپ ثابت ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ جب اجمل صاحب نائیجیریا روانہ ہونے والے تھے تو مجھے ارشاد ملا کہ چونکہ یہ بیرونی ممالک سے ناواقف ہیں اس لئے آپ ان کے ساتھ چلے جائیں اور تین ماہ تک ان کے ساتھ رہ کر واپس آجائیں میں ان دنوں درد گردہ میں مبتلا تھا اور کئی دفعہ درد گردہ کے شدید حملوں کی وجہ سے نہ جا سکا۔ اگرچہ ایک سال تک اس بات کا انتظار کیا گیا کہ جب موقعہ ملے میں چلا جاؤں لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ اور ایک سال کے بعد فیصلہ کر دیا گیا کہ میں اب نائیجیریا نہیں جاؤں گا۔ ان سے ملاقات ۱۹۷۶ء میں اس وقت ہوئی جب میں ڈیڑھ ماہ کا عرصہ سیرالیون میں گزارنے کے بعد واپس پاکستان آرہا تھا۔ لیگوس سے کانو جانے کی تفصیل کسی قدر پہلے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو : یوسف سہیل شوق

فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر

مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر عبدالخالق صاحب

مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے ۲۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء کو فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر چارج سنبھالا- ان کے پیش رو مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایاز محمود احمد خان صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ربوہ کا صدر عمومی مقرر فرمایا تھا جس سے یہ عہدہ خالی ہو گیا تھا۔

مکرم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے بتایا کہ ستمبر ۱۹۹۴ء میں مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا میں یہ عہدہ سنبھال سکتا ہوں؟ مجھے اپنی عمر کے پیش نظر یہ عہدہ سنبھالنے میں تامل تھا کیونکہ اب میں ۷۰ سال کا ہو چکا ہوں۔ تاہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد کی تعمیل میں میں نے اپنی سعادت سمجھی اور خود کو اس خدمت کے لئے پیش کر دیا- میں نے ۱۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ربوہ حاضر ہو کر رپورٹ دی اور ۲۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء کو مکرم میجر (ریٹائرڈ) شاہد احمد صاحب سعدی قائمقام ایڈمنسٹریٹر سے میں نے چارج لے لیا۔

مکرم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے اپنے حالات زندگی بتاتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۴۶ء میں میں نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا۔ اور تعلیم سے فارغ ہو کر کچھ عرصہ راولپنڈی میں پرائیویٹ پریکٹس کی۔ اس کے بعد فوج میں شامل ہو گیا۔ مکرم کرنل صاحب نے بتایا کہ ان دنوں ڈاکٹروں کی اس قدر کمی تھی کہ پورے راولپنڈی میں صرف دو ڈاکٹر تھے۔ ایک میں تھا اور ایک اور صاحب تھے۔

مکرم کرنل صاحب نے عرصہ ۲۵ سال فوج کی نوکری کی اور ۱۹۷۴ء میں فوج چھوڑ دی۔ چونکہ انہوں نے پہلے سے وقف بعد ریٹائرمنٹ کیا ہوا تھا لہٰذا ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۰ء تک ان کو مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون کے شہر بوا جے بو میں احمدیہ کلینک میں خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکرم کرنل صاحب نے بتایا کہ اس وقت سیرالیون کے امیر جماعت محترم مولانا نسیم سیفی صاحب تھے۔ جنہوں نے نہایت عمدگی سے سارے انتظامات کئے تھے۔

سیرالیون سے واپس آ کر ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۸ء تک مکرم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ایران تشریف لے گئے۔ جہاں نوکری کے ساتھ ساتھ سٹڈی کے مواقع بھی حاصل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ایران میں ترقی کا یہ معیار ہے کہ ہر پانچ ہزار کی تعداد پر ایک میڈیکل سنٹر قائم ہے جس میں ڈاکٹر موجود ہے اور ضرورت کی تمام ادویات وہیں مل جاتی ہیں۔ اس میں بجلی بھی ہے اور سڑک بھی پکی جاتی ہے۔ ایران کی حکومت کی یہی خدمات ان کی دیہاتوں میں مقبولیت کا موجب ہیں۔ ایرانی حکومت نے انہی دنوں میں مقامی مقاصد کے لئے ڈش انٹینا بھی لگا دیئے تھے۔

۱۹۸۸ء میں پاکستان واپس آنے کے بعد ذاتی کاموں میں مشغول رہے۔ ۱۹۹۰ء کے بعد دو دفعہ امریکہ جا کر اپنے داماد مکرم بشیر الدین خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈیٹرائٹ کے پاس رہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے وقف عارضی کے طور پر دو ہفتوں کے لئے وسطی ایشیائی ممالک کا بھی دورہ کیا اور ازبکستان کے شہروں تاشقند، سمرقند اور بخارا میں جماعتی خدمات انجام دیں۔ اس کے علاوہ راولپنڈی میں قیام کے دوران آپ کو خدمت خلق کے مقاصد کے لئے جماعت احمدیہ کے تحت خدمات بجالانے کے مواقع ملتے رہے۔

مکرم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نہایت چاق و چوبند اور مستعد شخصیت ہیں۔ اپنے کام سے کام رکھنے اور فضل عمر ہسپتال کی مزید ترقی کے کام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اگرچہ یہ ہسپتال اس وقت ترقی کے قابل تعریف مقام پر ہے مگر مزید ترقی کے کئی امکانات موجود ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ اس میں بعض اور سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کا اضافہ کیا جائے۔ خصوصاً ایک ماہر پیتھالوجسٹ کی فوری ضرورت ہے تاکہ لیبارٹری کے کام کو زیادہ بہتر ترقی دی جا سکے اس کے علاوہ لیبارٹری میں بعض مزید ٹیسٹ شروع کرنے کا بھی ارادہ ہے تاکہ مریضوں کو لاہور اور فیصل آباد کے چکر لگانے سے بچایا جا سکے۔

انہوں نے بتایا کہ میری خواہش ہے کہ اس ہسپتال کو ایک ٹیچنگ ہاسپٹل کے بلند معیار تک لایا جائے۔ اس مقصد کے لئے بعض اہم ضروریات پوری کرنی ہیں جن کی طرف میں خاص توجہ دے رہا ہوں۔

انہوں نے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان اور عملے کی لگن اور فرض شناسی کی تعریف کی اور احباب جماعت سے درخواست کی کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو مزید ترقی عطا کرے تاکہ ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کی روشنی میں اس کو دنیا کا بہترین ہسپتال بنا دینے میں کامیاب ہو جائیں۔

○ ایسے واقفین (نو) بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

My Children

O my God let my children be a joy for me
Let them be the coolness and light of my eyes
Let them do whatever is Your wish and will
Higher than the common strata of the people let them rise
Let them know that You and only You are the support of life
Let them know that only those who live in You realy live
Let them help their fellow brothers and sisters the most they can
Let them know that less they have to take and more to give
You be their help and guide in all You want them do
You tell them what to say and how to say it best
You make them live the kind of life Your servants live
You grant them Your pleasure if You give them a trial and a test.

میرے بچے

اے میرے خدا!
میرے بچوں کو میرے لئے راحت کا سامان بنا دے
تو انہیں میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور روشنی بنا
انہیں وہ کچھ کرنے دے جو تیری رضاء اور خواہش کے مطابق ہے
انہیں عام لوگوں کے کردار سے بلند تر کردار عطا کر
انہیں اس بات کی آگاہی عطا کر کہ تو اور صرف تو ہی ان کا سہارا ہے
انہیں اس بات کی آگاہی عطا کر کہ صرف وہ لوگ صحیح معنوں میں زندہ ہیں
جو تجھ میں زندہ رہتے ہیں
انہیں توفیق دے کہ وہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کی
جس قدر زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکتے ہیں خدمت کریں
انہیں اس بات کی آگاہی عطا کر کہ انہیں اپنے لئے بہت تھوڑا کچھ لینا ہے
اور دوسروں کو بہت زیادہ دینے کی کوشش کرنی ہے
تو ان کا مددگار ہو جا
اور ان کا رہنما بن جا
ان تمام باتوں میں جو تو چاہتا ہے کہ وہ کریں
تو انہیں بتا کہ وہ کیا کہیں
اور وہ بات کہنے کا بہترین طریق کیا ہے
تو انہیں ایسی زندگی عطا کر
جو تیرے خالص بندوں نے گذاری ہے
تو انہیں اپنی رضا عطا کر اگر تو کبھی انہیں ابتلاء میں ڈالے، تو

بقیہ صفحہ ۴

شائع کی جا چکی ہے اس لئے اس کی ضرورت نہیں۔

یہ تصویر کانو (نائیجیریا) جماعت کے اس استقبالیئے کی ہے جو میرے لئے دیا گیا تھا۔ کانو ہی میں قیام کے دوران محترم رفیق احمد صاحب ثاقب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نے مجھے سائنس بلاک کی بنیاد رکھنے کا اعزاز بھی دیا۔

ان کے علاوہ نائیجیریا کے انوا محمد بھی ہیں جو کانو کی جماعت کے ایک بڑے معزز فرد تھے اور بڑی دلچسپی کے ساتھ دعوت الی اللہ کرتے ہوئے کئی ہاؤسا لوگوں کو انہوں نے جماعت میں شامل کیا تھا۔ اور جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے ایسی تصاویر میں بھی موجود ہوتا ہوں اس لئے مجھے یہ کہنے دیجئے کہ اس تصویر میں کرنل محمد عطاء اللہ، محترم محمد اجمل شاہد، محترم انوا محمد کھڑے ہیں لیکن ایک اور دوست بھی ہیں وہ ہیں مکرم سعید اظہر صاحب جو ان دنوں نائیجیریا میں مربی کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق

لندن سے لکھتے ہیں

مکرم و محترم سیفی صاحب

نیا سال آپ کو اور آپ کی محترمہ بیگم صاحبہ اور الفضل کے عملہ کو بہت بہت مبارک ہو۔ ایک مضمون ارسال ہے۔ یہ اس وعدہ کی تکمیل میں ہے جو میں نے آپ کے مضامین پڑھنے کے بعد کیا تھا کہ میں بھی اب لکھتا رہوں گا۔ خواہ مضمون شائع ہو یا نہ ہو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سلطان القلم تھے اور ہم آپ کے مرید ہیں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ جو بھی اس بات کو پیش نظر رکھ کر قلم اٹھائے گا کہ یہ بھی حضرت سلطان القلم کی نیابت میں ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے لکھنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

ویسے پچھلے دنوں ایک دوست ملے۔ میرے بعض مضامین کی تعریف کی اور فرمایا کہ تمہاری "پٹھانیت" تمہارے مضامین میں واضح طور پر جھلکتی ہے۔ میں نے دریافت کیا۔ وہ کیسے۔ تو فرمانے لگے کہ تم اکثر مذکر و مونث میں تمیز نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ آخر پٹھان ہوں مضامین میں پٹھانیت کی جھلک نہ ہو تو پھر کس بات کی ہو۔ کوشش تو بہت کرتا ہوں لیکن اردو زبان میں تذکر و تانیث کا گورکھ دھندا کچھ زیادہ ہی ہے۔ اور بعض دفعہ تو جب محبت اور پیار کے عالم میں ایسی غلطیاں ہو بھی جائیں تو ان کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ قادیان میں ایک پٹھان حضرت عبداللہ کابلی ہوا کرتے تھے۔ جو میرے گارڈین بھی تھے۔ انہیں حضرت امام جماعت ثانی سے بے حد محبت تھی۔ حضرت صاحب بھی اوائل امامت میں کبھی کبھی ان کے حجرہ میں جا کر ان کی چائے سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ خان صاحب عموماً جب حضرت صاحب کہیں باہر جاتے تو آپ آگے آگے دوڑتے اور ان پر اس وقت ایک عجیب سرور کی کیفیت طاری ہوتی تھی۔ وہ دوڑتے چلے جاتے اور بلند آواز سے کہا کرتے "ہٹ جاؤ۔ ہٹ جاؤ۔ حضرت صاحب آرہی ہے۔" آپ سنتے تو مسکراتے۔ اب اگرچہ زبان کے لحاظ سے یہ بہت بڑی غلطی تھی اور ادب کے تقاضوں کے خلاف بھی یہ بات تھی لیکن چونکہ یہ آواز ایک صاف دل سے نکلتی تھی جس میں محبت و عشق کی چاشنی تھی۔ اس لئے ان کی اس آواز پر اور تذکیر و تانیث کی غلطی پر ان کو کبھی کسی نے نہیں ٹوکا اور حضرت صاحب بھی ان کی اس آواز سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ میں نے اس دوست کو کہا کہ آپ میرے مضامین پڑھ کر یہ سمجھ کر مجھے معاف کر دیا کریں کہ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ درست تو ہے کوئی جھوٹی بات تو نہیں لکھی۔ اور مضمون میں محبت کی چاشنی ہے۔

حضرت امام جماعت الرابع نے یہ بات بارہا فرمائی ہے کہ جب آپ فجی کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے ہندوستانی نژاد Settlers جنہوں نے اردو زبان کو کافی حد تک بدل دیا ہے۔ کے بعض فقرات سے حضرت صاحب بہت لطف اندوز ہوئے مثلاً جب آپ نے ایک مخلص احمدی محصل سے دریافت کیا کہ ان کے سپرد جماعت کا کون سا شعبہ ہے تو انہوں نے فرمایا۔ "میں چندہ بٹورتا ہوں۔" مطلب ان کا یہ تھا کہ میں چندہ جمع کرتا ہوں۔ بٹورنے اور جمع کرنے میں جو فرق ہے وہ واضح ہے لیکن چونکہ لفظ بٹورنا کے پیچھے اخلاص اور محبت کی جھلک تھی اس لئے ان کے اس لفظ میں بھی حسن پیدا ہو گیا۔ خیر چھوڑیئے اس قصہ کو۔ یہ تو یوں ہی لکھتے لکھتے خیال آگیا۔ مقصد یہ تھا کہ اگر از راہ کرم تذکیر و تانیث اور گرائمر کی غلطیوں کی درستگی فرما دیا کریں تو ممنون ہوں گا۔

مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک نمبر 184-R-7 ضلع بہاولنگر سے لکھتے ہیں:-

بخدمت مکرم و محترم پیارے نسیم سیفی صاحب
مدیر روزنامہ الفضل ربوہ

اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت پر برکت عطا فرمائے اور اس مشکل ترین دور میں آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حافظ و ناصر ہو۔

الفضل میں آپ کے قطعات ہمیشہ غور سے پڑھتا اور ان سے محظوظ و مستفید ہوتا ہوں۔ خوش نویسی و خوش خطی کے بارے میں اس سے قبل دو شعر مجھے یاد تھے ایک اردو کا اور دوسرا فارسی کا اردو شعر یہ ہے۔

خوش نویسی ایک فن ہے بہترین و باوقار
تو اگر اس فن کا طالب ہے تو لکھ لیل و نہار

فارسی کا شعر یہ ہے۔

گر تو می خواہی کہ باشی خوش نویس
می نویس و می نویس و می نویس

اب الفضل ۴ جنوری ۱۹۹۵ء میں اس موضوع پر آپ کا ایک بہت ہی پیارا قطعہ پڑھا تو جھوم اٹھا۔ بہت قیمتی اشعار اور سہل ممتنع کا نمونہ ہیں۔ اس قطعہ کے ذریعہ آپ نے وقت کی ایک اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ خدا کرے کہ قارئین آپ کے درج ذیل اس قطعہ پر غور کریں اور اس سے استفادہ کریں۔ فھو ھذا۔

خوش نویسی کی اگر ہے آرزو
لکھتے رہنے کو بنا لے اپنی خو
ہر ہنر کا راز ہے مشق ہنر
اور اسی میں ہے ہنر کی آبرو

اب ایک شعر آپ کا اور دو اشعار اوپر والے تینوں مل کر بات کو خوب واضح کر دیتے ہیں اور خوش نویسی کی اہمیت و افادیت اور اس فن کے حصول کا طریق کار بھی عیاں ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ہر فن میں ایک سے ایک بڑھ کر صاحب ہنر پائے جاتے ہیں۔ اور اپنے فن میں کمال حاصل کرنے کی بدولت شہرت عام اور بقائے دوام حاصل کر چکے ہیں۔ اس دور میں بھی خوش نویسی کے فن میں بہت سے خوش نصیب "کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی" کے مصداق ہیں۔ ہماری پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو ہر علاقہ میں کچھ نہ کچھ باکمال خوش نویس ضرور مل جاتے ہیں۔ یہاں قریب ہی ہماری تحصیل فورٹ عباس میں ایک عرائض نویس کو بھی جو لکھتے دیکھتا ہوں تو "موتی پرونے" کا محاورہ یاد آجاتا ہے لیکن اگر عمومی نظر ڈالی جائے تو صورت حال اتنی پریشان کن ہے کہ بدنویسوں اور غلط نویسوں کا ایک سیلاب ہے جو ہر طرف موج زن ہے۔ کسی بھی سکول اور مدرسہ میں چلے جایئے آپ کو بھاری اکثریت ایسے طلباء کی نظر آئے گی جو بدخط بھی ہیں اور غلط نویس بھی۔

اور اگر اس دائرہ کو ذرا پھیلا کر زبان و بیان گفتگو اور تقریر کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے تو جو صورت حال سامنے آتی ہے۔ وہ انتہائی فکر انگیز بلکہ تشویشناک ہے۔ خوش کلامی، خوش گفتاری اور خوش خلقی کی دولت بہت ہی کمیاب ہو گئی ہے۔ یہ ایک الگ موضوع ہے جو جملہ معترضہ کے طور پر بیچ میں آگیا اس نشست میں روئے سخن، خوش نویسی ہی کی طرف ہے۔ ایک وقت تھا قلم تراشنا اور قلم بنانا بھی ایک فن تھا اور ہر مکتب و مدرسہ میں ایک سے زیادہ خوش نویس معلم اور استاد ہوتے جو اپنے متعلمین کو پورے اہتمام کے ساتھ تختیوں پر خوش نویسی سکھلاتے اور اس کی مشق کراتے۔ لکھے ہوئے الفاظ میں غلطیوں کی نشاندھی کی جاتی اور پھر کہا جاتا کہ غلط الفاظ کو پانچ پانچ، دس دس بار درست کر کے لکھا جائے۔ اور یہ عمل ہفتوں اور مہینوں جاری رہتا۔

پہلی سے پانچویں جماعت تک مسلسل پانچ سال تختیاں ہی لکھوائی جاتیں۔ بسا اوقات ایک ہی تختی آخر تک چلی جاتی اور اگر کبھی کھیل کود میں یا لڑائی بھڑائی میں کوئی ٹوٹ بھی گئی تو حضرت غالب کے بقول

"اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغرِ جم سے میرا جامِ سفال اچھا ہے"

یا

"جام جم" سے میرا جام سفال اچھا ہے"

رہا سوال قلم کا تو کانے کے قلم مفت میں بیشمار مل جاتے ہیں تھوڑا بہت خرچ جو ہوتا تو صرف کالی روشنائی کا۔ کالی روشنائی کی پڑیا پر مشتمل ایک ڈبہ دس بارہ آنے یا روپے میں آجاتا۔ بس پھر چھ ماہ تو گھر والوں کو فکر نہ ہوتی۔ یہی ایک ڈبہ تختی کی لکھائی کے لئے میاں صاحبزادے کے ہاتھوں اور قمیض شلوار کو کالا کرتے ہوئے بھی مہینوں کفایت کر جاتا۔ اب تو ایک قیمتی پن (Pen) اور کاپی خواہ کتنی موٹی ہو مہینہ بھی نہیں چلتی۔ اور اگر کاپی پر کی ہوئی لکھائی کو دیکھیں تو پہلی ہی نظر میں پتہ چل جاتا ہے کہ خوش خطی اور خوش نویسی کے خلاف ایک مہم ہی جاری نہیں کی جا چکی بلکہ باقاعدہ اعلان جنگ ہو چکا ہے۔ اب تو خوش خطی سکھلانے والوں نے بھی جو کچھ کتابیں چھاپ رکھی ہیں وہ بھی برائے نام ہی بکتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی آپ ایسے شعرا کا شعر پڑھ کر اور کوئی سکھلانے والا استاد نہ پا کر خوش خطی کا فن کتاب کی مدد سے سیکھنے کی طرف توجہ کرتا اور کتاب خرید لیتا ہے تو کتاب کو دیکھنے اور دو چار جگہ سے پڑھنے کے بعد اس کا سارا شوق ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حروف کی بناوٹ کے بارے میں جو عبارت اس کتاب میں درج ہوتی ہے۔ اس کا مفہوم ایک نو آموز طالب علم کسی لغات کی مدد سے بھی سمجھ نہیں پاتا۔ مثال کے طور پر ایسی ہی ایک کتاب میں حرف ع سکھلانے کے لئے مندرجہ ذیل عبارت پڑھیئے اور سر دھنیئے۔

"سر میں آدھ قط پڑا اور آدھ قط ترچھا دونوں ملکر ایک قط نیچے سے قدرے خالی اوپر سے گول ایک نقطہ مدوّر نیچے سے گول اوپر سے خالی آغوش سر میں ایک قط خالی جگہ اور آدھا قط نوک جو نقطہ مدور سے ملی ہے۔ پھر تین قط کی گردن بعد دائرہ مثل جیم"

اب خوش نویسوں کی ان اصطلاحات کو سیکھنے کے لئے بھی تو پہلے کسی خوش نویس کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ہو گا۔ اور یہ بجائے خود "تریاق از عراق" لانے والی بات ہے۔ اس مسئلہ کے ممکنہ حل جو اس وقت ذہن میں آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱ پرائمری سکولوں میں پڑھانے والے تمام اساتذہ کو خوش نویسی کی باقاعدہ تربیت دی جائے۔

۲ پانچویں جماعت تک کاپیوں کی بجائے تختیوں پر خوش خطی کی مشق کروائی جائے۔

۳ جب تک یہ نہیں ہوتا والدین اپنے ماحول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کسی خوش نویس کی خدمات حاصل کریں اور کم از کم چھ ماہ تک مسلسل اس کی زیر نگرانی اپنے بچوں کو روزانہ سکول اوقات کے بعد خوش خطی سیکھنے کا پابند بنائیں۔

۴ بچوں کو تاکید کی جائے کہ وہ اردو کی خط نستعلیق کی کتب سے روزانہ بلاناغہ چند صفحے نقل کریں اور لکھتے وقت ٹھہر ٹھہر کر آہستہ رفتار کے ساتھ کتاب پر لکھے ہوئے حروف و الفاظ کی بناوٹ کا خیال رکھتے ہوئے جہاں تک ممکن ہے ویسا ہی لکھنے کی کوشش کریں۔

۵۔ اس دوران ہر حرف کو غور سے دیکھ کر جہاں اسے موٹا کرنا ہے موٹا کریں اور جہاں جتنا باریک کرنا ہے باریک کریں۔ اس طرح کی مسلسل مشق اور محنت سے بغیر استاد کے بھی لکھائی کافی بہتر اور دیدہ زیب ہو جائے گی کیونکہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ

Practice makes a rnan perfect

بلاشبہ خوش نویسی بھی ایک ایسا فن ہے جو مسلسل محنت اور مشق کا طالب ہے۔ اس کے بغیر خوش نویسی میں حسن و کمال پیدا نہیں ہو سکتا اور یہی آپ کے مذکورہ بالا قطعہ کا مقصد و ماحصل معلوم ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۲

رحم کے کینسر کا حیران کن علاج

زیادہ مینسز اندر ٹیومر کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس میں میرا تجربہ ہے کلکیریا کارب ' فاسفورس ' میورکیس ' سبائنا ملا کر دی جائے۔ یا سبائنا کی جگہ فاسفورس بھی کام دیتی ہے۔ عموماً یہ نسخہ کام آتا ہے۔ بلیڈنگ کو جلد کنٹرول کر لیتا ہے۔ گٹھلیاں بھی ختم کرتا ہے اور دیگر صورتوں میں گٹھلیاں بغیر آپریشن کے دور ہو جاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایسے دو تین کیس میرے پاس آئے۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ لازماً ایک ماہ میں آپریشن ہو جانا چاہئے۔ میں نے مریضہ کو کہا کہ وہ آپریشن کا وقت حاصل کرے۔ اور دوا کھائے۔ اگر انہوں نے کام کیا تو ایک دو ماہ میں لازماً اس کا اثر نظر آ جائے گا۔ مریضہ نے دوا کھائی اور آپریشن سے قبل دوبارہ دکھانے گئی تو ڈاکٹر حیران رہ گئی۔ اس نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا جو ہو گیا ہے۔ کیونکہ مریضہ ٹھیک ہو چکی تھی۔ گٹھلیاں ٹھیک ہو گئی تھیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں بتا رہا۔ ماہر ڈاکٹروں کے ذریعہ بتا رہا ہوں۔

حضرت صاحب نے اسی طرح فاطمہ جناح ہسپتال لاہور (گنگا رام ہسپتال) کی ایک ماہر گائناکالوجسٹ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا ان کے پاس سے جو مریض میرے پاس آتے تھے ان میں ایک میں بھی کسی آپریشن کی ضرورت نہیں پڑی۔ ایک کیس میں تو لیڈی ڈاکٹر نے یہ کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا۔ اس مریضہ کے پیپر بدل گئے ہیں۔

ایک کیس میں رحم ٹیومر سے بھرا پڑا تھا وہ بھی اب مکمل نارمل ہو چکا تھا۔ اس کیس میں بھی ڈاکٹر کا خیال تھا کہ یہ وہ مریض ہے ہی نہیں اس کے پیپر بدل گئے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھی جب کام کرے تو بڑی بڑی مصیبتوں سے بچا لیتی ہے۔ بے وجہ کے بھاری اخراجات بھی بچ جاتے ہیں۔ دنیا بھر سے احمدیوں کے خطوط آ رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں تکالیف سے بچا لیا ہے۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا لیکن ایک ہومیو پیتھ ڈاکٹر کا الٹ خط آیا ہے اس کا کہنا ہے کہ آپ کی کلاسوں سے میری پریکٹس کا تو بھٹہ ہی بیٹھ گیا ہے۔ لیکن اکثر احمدی بہت خوش ہیں کہ شفا کا ایک طریقہ مل گیا ہے۔

گلے کا بھاری ہونا

Hoarseness of Larynx اس کی علامت کاربوویج سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن بعض باتوں میں تعجب ہوتا ہے کہ علامات بالکل الگ ہیں۔ کاربوویج میں قبض بالکل نہیں ہوتی۔ اس میں کھلے کھلے اسہال ہیں۔ گریفائٹس میں کبھی اسہال نہیں ہوتے اس میں قبض ہے۔

ہاتھوں انگلیوں میں سورائسس ہو تو گریفائٹس اچھی دوا ہے۔ مگر مجھے پتہ نہیں۔

حضرت صاحب نے ایک کیس کا ذکر فرمایا جس میں ناخن کالے ہو کر جھڑ جاتے تھے۔ بہت تکلیف دہ بیماری تھی۔ اس میں سورائینم دی لیکن پورا فائدہ نہ ہوا۔ گریفائٹس دی تو اس نے بہت فائدہ پہنچایا۔ ناخنوں کا کالا ہو کر جھڑ جانا پھر نیا اگنا۔ پھر وہ بھی جھڑ جانا۔ اس میں گریفائٹس بہت مفید ہے۔

سورائینم PSORINUM

یہ گریفائٹس سے ملتی جلتی ہے۔ بہت گہری دوا ہے۔ اس کو عموماً سلفر سے ملاتے ہیں۔ جہاں سلفر ناکام ہو وہاں سورائینم کام نہیں کرتی۔ سب بیماریاں جن میں سلفر کام کرتی ہے اگر مریض ٹھنڈا ہو تو سورائینم کام آتی ہے۔ اس کے اخراجات بدبودار جسم گندہ اور جلدی امراض کا رجحان ہے۔ اس کی جلدی امراض میوکس میمبرین سے ادلتی بدلتی رہتی ہیں۔ اس میں سلفر اور سورائینم چوٹی کی دوا ہے۔

سلفر کو ٹھنڈی سورائینم
اور سورائینم کو ٹھنڈی سلفر کہتے ہیں

لیکن یہ اتنی بھی مشابہ نہیں کہ ایک کا مطالعہ کرنے کے بعد دوسری کا مطالعہ نہ کیا جائے۔

جانوروں کے سینگوں کا کینسر بعض جگہ مثلاً جانوروں کے سینگوں کی جڑ کے کینسر میں جہاں جانور چند دن میں مرجاتا ہے اور کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی میں نے سورائینم ۱۰۰۰ دے کر دیکھی ہے۔ کئی کیسوں میں شفا ہو گئی۔ اس کینسر میں سلفر کوئی اثر نہیں کرتی۔

مشترکہ علامات: سلفر میں نہانے سے تکلیف بڑھتی ہے سورائینم میں بھی یہی بات ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں تو عموماً یہ دونوں ادویہ الگ الگ دیتا ہوں ایک دفعہ ایک مریض نے اکٹھی کھا لیں۔ ضدی سورائسس بالکل ٹھیک ہو گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا پھر میں نے ایک دو اور کیسوں میں یہ اکٹھی دے کر دیکھیں مگر خاص فرق نہ پڑا۔ بعض وقت ایک دوا عمل کرتی ہے۔ دوسری کوئی اثر نہیں کرتی۔ بعض اوقات اکٹھی دینے سے دوائیاں لڑ بھی پڑتی ہیں۔ الٹ پلٹ علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

بستر کی خارش سلفر میں بستر میں لیٹنے کے بعد خارش ہے۔ مریض لحاف نہیں لینا چاہتا۔ سورائینم میں لحاف لینا چاہتا ہے۔ سخت سردی میں۔ لیکن جسم ذرا سا گرم ہوا تو خارش شروع ہو گئی۔

جوانوں کے سر کی سفیدی سورائینم میں ایک بہت نمایاں علامت جوان لڑکی یا لڑکے کے سر میں سفید لٹیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر اس کا کوئی علاج نہ کریں تو سارا سر سفید ہو جاتا ہے۔ اس میں سورائینم سے زیادہ موثر اور کوئی دوا نہیں۔ ہفتہ میں ایک بار دینے سے نئے سیاہ بال آنے لگتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا لیکن میں نے یہ تجربہ نہیں کیا کہ عام زندگی میں جو سیاہ بال سفید ہونے لگتے ہیں ان میں بھی یہ موثر ہے یا نہیں۔

بقیہ صفحہ ۱

گھروں میں پھیلا ہے۔ اگر تمہارے سینے جل رہے ہوں۔ ان میں بغض ہو۔ ان میں حسد ہو۔ ان میں تکبر ہو۔ ان میں شعلہ پن ہو تو پھر دوسرے دلوں میں آگ لگاؤ گے نور نہیں پھیلا سکتے۔ پس اتفاق کی برکت جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے توجہ دلائی ہے ہماری بقا کے لئے ضروری ہے ناممکن ہے کہ ہم بغیر اتفاق کے زندہ رہ سکیں۔ اور ایسے اتفاق کے بغیر جس کی طرف (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بلاتے ہیں۔ ہمارا نور دنیا میں پھیل نہیں سکتا۔ ہماری طاقتیں آپس میں الجھ کے ہی ختم ہو جائیں گی۔

(از خطبہ ۱۸- مارچ ۱۹۹۴ء)

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ گلشن راوی لاہور کے بھتیجے مکرم کمال احمد ولد چوہدری مشتاق احمد ورک سکنہ بیدادپور ورکاں ضلع شیخوپورہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ طاہرہ زیب صاحبہ بنت چوہدری غلام نبی صاحب وڑائچ سکنہ دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ ۹۵-۱-۱۳ کو محترم مولانا عبدالباسط صاحب نے بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے بیت الحمد نصرت میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ احباب سے یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرمہ صادقہ ریحانہ صاحبہ بنت مکرم منور احمد مرزا صاحب لاہور کینٹ نے پنجاب یونیورسٹی سے BSc کا امتحان ۱۹۹۴ء '۸۰۰ میں سے ۵۹۰ نمبر لیکر فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے کالج گیریزن ڈگری کالج فار وومن 'طفیل روڈ لاہور کینٹ میں بی ایس سی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

صادقہ ریحانہ نے FSc میں بھی اپنے کالج گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن 'خانیوال میں ۱۹۹۲ء میں اول پوزیشن حاصل کی تھی اور ملتان بورڈ میں FSc Pre Eng. میں بچیوں میں تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔

مد امداد طلباء

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلباء سے مستحق طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائیں۔

نگران امداد طلباء

ڈش اینٹینا
بہترین رزلٹ والا
6 فٹ 5500/-
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
اب صرف 8 فٹ 7000/-
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 23- جنوری-1995ء
سردی کی شدت میں معمولی سی کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ دینی مدارس کے لئے براہ راست غیر ملکی امداد پر پابندی لگادی گئی ہے دینی مدارس کے حسابات کا آڈٹ کیا جائے گا۔ ان کے نصاب کی چھان بین اور تبدیلی کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے چاروں گورنروں وزرائے اعلیٰ اور صدر آزاد کشمیر کے ساتھ اعلیٰ ترین سطح پر ہونے والے اجلاس میں امن وامان اور فرقہ واریت کو روکنے کے لئے اہم فیصلے کئے۔ قوانین میں موجود سقم دور کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ دینی مدرسوں میں فوجی تربیت کے کیمپوں پر پابندی لگادی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنر ایسے مدرسوں اور اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے جن میں غیر ملکی طلباء زیر تعلیم ہیں۔ بیرونی ممالک سے عطیات صرف حکومت کے توسط سے حاصل کئے جا سکیں گے۔ وزیر اعظم نے صوبائی حکومتوں کو حکم دیا ہے کہ امن وامان کیلئے بڑے سے بڑا قدم اٹھانے سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ دینی مدارس کو اسلحہ فراہم کرنے والے عناصر کا بھی سراغ لگایا جائے گا۔ نصاب تعلیم کو یونیورسٹیوں سے منسلک کیا جائے گا۔ اسلامی نظریہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد "سیاسی پھکڑ" ہے میں یہ تجربہ نہیں کر سکتا۔ اب کوئی دوسرا مرد مومن آ کر ہی حالات کو درست کرے گا۔ حکومت تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ تحریک عدم اعتماد کو حتمی شکل دینے کے لئے سیاسی جماعتوں سے رابطے تیز کر دے گی۔ تحریک کی حکمت عملی طے کرنے کے لئے اسلام آباد میں مرکزی عاملہ کے اجلاس میں انتظامی امور پر غور ہوا۔ کمزور حکومت سے کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

○ وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ مری میں نواز شریف کی رہائش گاہ کے لئے اراضی کالے دھن سے خریدی گئی ہے۔ کالا دھن سفید کرنے کے لئے بعد ازاں یہ عمارت بیگم نواز شریف کو گفٹ کر دی گئی۔ عمارت کی تعمیر میونسپل کمیٹی مری کی منظوری کے بغیر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ فراڈ کے کیسوں میں نواز شریف کے سسر کے خلاف بھی کارروائی ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ نواز شریف کی والدہ نے ۱۲۴- کنال اراضی ۴۲ لاکھ روپے میں خریدی اور انکم ٹیکس ریٹرن میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

○ نوشہرہ کے ایمونیشن ڈپو میں بم کا دھماکہ ہونے سے دو مزدور ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ سلطان قابوس کو تحفتہً دی جانے والی ۱۰۰- ایکڑ زمین کی ابھی نشاندھی بھی نہیں ہوئی۔ فروخت یا لیز پر دینے کا تاثر غلط ہے۔ گوادر کی بندرگاہ کو ترقی دینے کا منصوبہ بلوچستان حکومت کے مطالبہ پر تیار کیا گیا ہے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ گوادر میں اراضی بیچنے کا کوئی منصوبہ ہے نہ تجویز- یہ صرف گمراہ کن پراپیگنڈہ ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ایوان صدر میں صدر فاروق لغاری سے بات چیت کی اور کراچی کی طرز پر بلوچستان کے لئے ترقیاتی پیکیج کا مطالبہ کیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کواپریٹو متاثرین کو رقم کی ادائیگی کے لئے جامع سکیم کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک لاکھ تک کے قرضہ کی سپیشل مضاربہ رسیدوں کے عوض سو فیصد ایڈجسٹمنٹ کرلی جائے گی۔ اس فیصلہ سے کالعدم کارپوریشنوں کے قرضوں کی واپسی کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ رقوم کی کلیئرنس کے لئے وافر وسائل مل جائیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ جو کچھ ہونے والا ہے جلد نظر آجائے گا۔ بینظیر کی خوش فہمی جلد دور ہونے والی ہے۔ ارکان اسمبلی کسی قسم کی جلد بازی نہ کریں۔ میرے ذہن میں تمام آپریشن ہیں جب فیصلہ ہوا تو لمحہ بھر کی تاخیر نہیں ہوگی۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ توقعات سے بہت پہلے ہو جائے گا۔ تحریک عدم اعتماد ہمارا آئینی حق ہے جو کوئی نہیں چھین سکتا۔

○ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ کشمیری بھارت سے نفرت کرتے ہیں۔ وادی میں گولی کی حکومت ہے۔ انتخابات کا خطرہ مول نہیں لینا چاہئے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم خان نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بھارتی حل کی حمایت کردی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصرین کی نگرانی میں الیکشن کرادیئے جائیں تو مسئلہ حل ہونے سے بڑی پیش رفت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کو ابھی بھی مسئلہ کا حل نہیں سمجھتا تاہم یہ تنازعہ کے حل کے لئے ایک پہلا قدم ہوگا۔ انتخابات سے پہلے بھارت اپنی فوج واپس بلائے اور ٹاڈا کا قانون منسوخ کر دیا جائے۔

○ عمران خان کی چندہ مہم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ رقم کا حساب طلب کرنے، آڈٹ کرانے اور قانون کے مطابق استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

○ نواب شاہ کے قریب ڈاکوؤں نے شاہین ایکسپریس کو لوٹ لیا۔ مزاحمت پر ایک صوبیدار اور دیگر مسافروں کو سخت زدوکوب کیا۔

○ منصورہ میں ساجد نقوی (تحریک جعفریہ) اور جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد کے درمیان مذاکرات میں فرقہ واریت کے خلاف مشترکہ جدوجہد کا فیصلہ کرلیا گیا۔

○ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ جے یو آئی کے دفتر پر دوبارہ چھاپا مارا گیا تو ہاتھ میں کلاشنکوف اٹھالیں گے۔

○ وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ پریس کی آزادی کا غلط استعمال روکنے کے لئے قانون بنایا جائے گا۔ ہم کوئی قدغن نہیں لگانا چاہتے لیکن اگر اخبارات توہین آمیز رویہ اختیار کریں تو پھر حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اسے روک دے۔ ناشائستگی برداشت نہیں کریں گے۔ اب مارشل لاء کا دور نہیں۔ وہ دن گذر گئے جب ایوان صدر منتخب حکومت کو ختم کرانے کے لئے سازشوں کا گڑھ بن گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت گوادر میں سمندر کے اندر بندرگاہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر اومان کو تھوڑی سی زمین تحفے میں دے دی تو اس میں کیا قیامت ہے۔

○ پاکستان کی طرف سے ہیٹی میں اقوام متحدہ کی امن فوج کے لئے ۸۰۰ فوجی بھیجنے کی پیشکش کی گئی ہے۔

○ بھارتی فوج نے برف میں سوراخ کرکے ۲۰۰- افراد کو رہائی دلوائی جو پانچ دن سے شدید برفباری کے باعث ایک سرنگ میں محصور ہو گئے تھے۔

○ لاہور میں بسنت کے موقع پر ۳- افراد ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ مسلسل ہوئی فائرنگ کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے مسلسل آگ اگلنے والی کلاشن کوفوں نے لاہور کا محاذ جنگ کا سا نقشہ بنا دیا۔ نامعلوم سمت سے آنے والی گولی نے کم سن بچے کی جان لے لی۔ ایک بچہ چھت سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ ڈور کے تنازعہ پر نوجوان ہمسائے کا ہاتھوں قتل ہو گیا۔

○ وزیر قانون این ڈی خان نے بتایا ہے کہ اومان کے سلطان قابوس کو گوادر میں گھر بنانے کے لئے زمین دی گئی ہے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں
2/13 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود- ربوہ

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (محبوب الخواتین) 15/-
دوائی مفضل الٰہی بلائے اولاد نرینہ 150/-
زوجام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے نکھار و رنگت کیلئے 15/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار- ربوہ فون: 659